Pakistan Islamicus
An International Journal of Islamic and Social Sciences
(Bi-Annual)
Trilingual: Urdu, Arabic, and English
pISSN: 2789-9365 eISSN: 2790-4911
https://pakistanislamicus.com/index.php/home
Published by:
Muslim intellectuals Research Center
Multan-Pakistan
Website: www.pakistanislamicus.com
Copyright Muslim Intellectuals Research Center
All Rights Reserved © 2021 This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

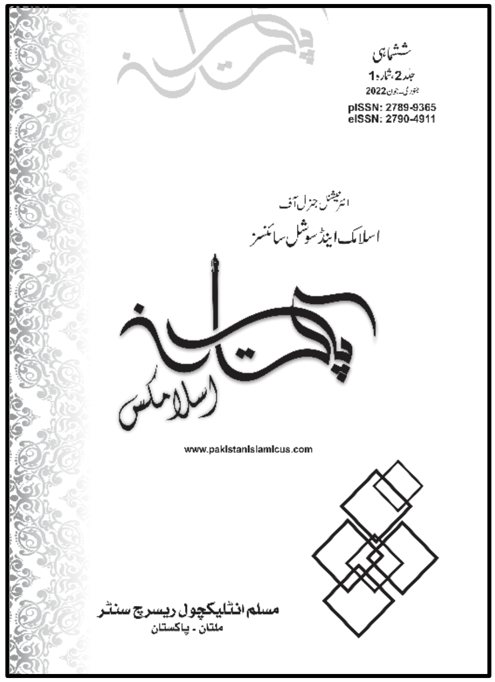

TOPIC

بچوں پر ذہنی وجسمانی اثرات(زوجین کی علیحدگی کے تناظر میں)

Mental and Physical Effects on Children (In The Context of Spouse Separation)

AUTHORS

Mehwish Maqsood
M.Phill- Lahore Leads University Lahore
Email: mahamkhan126@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Imran
Ph.D. Lahore Garrison University Lahore
Email: imranbhaidoulti@gmail.com

How to Cite
Maqsood, M., & imran, hafiz, (2022).
Mental and Physical Effects on Children (In the Context of Spouse Separation)
بچوں پر ذہنی وجسمانی اثرات(زوجین کی علیحدگی کے تناظر میں)
Pakistan Islamicus, 2(01),
Pages 39–54.
Retrieved from
https://www.pakistanislamicus.com/index.php/home/article/view/20

بچوں پر ذہنی وجسمانی اثرات(زوجین کی علیحدگی کے تناظر میں)

MENTAL AND PHYSICAL EFFECTS ON CHILDREN (IN THE CONTEXT OF SPOUSE SEPARATION)

Mehwish Maqsood
M.Phill- Lahore Leads University Lahore
Email: mahamkhan126@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Imran
Ph.D. Lahore Garrison University Lahore
Email: imranbhaidoulti@gmail.com

<u>Abstract</u>

The effects of psychosocial function on children in the context of spouse separation of parents are a major problem in our society. Children whose parents divorced in their childhood or adolescence were likely to be afflicted with emotional problems such as depression or anxiety well into their twenties or early thirties. They are more socially withdrawn and as a result, they feel lonelier not only right after the divorce but also 6 years later. It has been noted by clinicians and Therapists that children caught in the middle of the parent's animosity during separation or divorce proceedings have attention and concentration problems, anger problems, and sleep disorders. There is a need to take steps to prevent divorce at the community and government levels.

Keywords: Qur'an, Hadith, Divorce, Effective, Child

عائلی زندگی انسانی بقاء کی ضامن ہے اور اسلامی شریعت کے مطابق عائلی زندگی کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی اور انسانی مذاہب میں نہیں نظر آتا۔اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کو باعث مودت اور رحمت بنایاہے نہ کہ زحمت۔اگر دونوں میاں بیوی میں نباہ نہ ہو تو ایک راستہ ضرور دیاہے، مگر اس کو ناپسند عمل ٹھہرایاہے۔والدین کی علیحدگی وقت کے ساتھ منجمد ہونے والا واقعہ ہے حادثہ نہیں بلکہ یہ ہمیشہ ساتھ چلنے والا غیر اختیاری عمل ہے بچے کی سوچ کے مطابق والدین میں سے دونوں ایک ہی خاندان کا حصہ رہتے ہیں۔اگر والدین میں سے دونوں شادی کرلیں تو بچے اکثر نانی یا دادی کی پرورش میں رہتے ہیں والدین کی علیحدگی لازماً بچوں کی پرورش کی راہ میں رکاوٹ ہوتی ہے۔بچوں پر طلاق کے اثرات بہت تباہ کن ہوسکتے ہیں اور بہت سے والدین اس بات سے بے خبر ہوتے ہیں کہ ان کی آپس کی علیحدگی کس طرح سے بچوں پر دیرپا اثرات چھوڑتی ہے۔بچے علیحدگی کے اس عمل کے دوران

مختلف نفسیاتی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں جن کا حل ایک اچھے نفسیاتی امراض کے معالج سے ہے لیکن اس کو تمام معلومات سے آگاہ کرنا بھی ضروری ہے۔ کچھ والدین علیحدگی کے بعد اپنی مشکلات کا اتنا شکار ہو جاتے ہیں کہ اپنی ذہنی دباؤ کی کیفیت سے نکل کر اپنے بچوں پر توجہ نہیں دے پاتے اور کچھ والدین سکون حاصل کرنے کے لئے اپنے بچوں سے اپنے مسائل شیئر کرتے ہیں (یعنی تبادلہ خیال کرتے ہیں لیکن بچہ جو پہلے سے پریشان اور ڈرا ہوا ہوتا ہے اس کے دباؤ میں اضافہ ہو جاتا ہے) جن بچوں میں پہلے سے نفسیاتی مسائل موجود ہوں انھیں علیحدگی کے نتیجے میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے لیکن اس کے برعکس جو بچے وسیع الذہنی اور خود اعتمادی وخوش مزاجی رکھتے ہوں وہ کسی بھی قسم کی مصیبت کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ایسے بچے دوسروں سے زیادہ تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔ میاں بیوی کے تعلق کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ[1]

"اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک اہم نشانی یہ) ہے کہ اس نے پیدا فرمائیں تمہارے لئے تمہاری بیویاں خود تمہاری ہی جنس سے کہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے رکھ دی تمہارے درمیان محبت اور رحمت بیشک اس میں بڑی بھاری نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔"

بخاری شریف میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اگر وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح زیادہ بہتر ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنْ امْرَ أَتِهِ مَا لَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيدُ فِرَ اقَهَا فَتَقُولُ أَمْسِكْنِي وَ اقْسِمْ لِي مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا۔[2]

کہ ایک شخص اپنی بیوی میں ایسی باتیں مثلاً غرور وغیرہ دیکھے اور اس کو علیحدہ کرنا چاہئے پھر وہ عورت کہے کہ مجھ کو اپنے پاس رکھ جو تیرا جی چاہے میرے لیے تقسیم کر دے ایسی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر دونوں راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

عائلی زندگی انسانی بقاء کی ضامن ہے اور اسلامی شریعت کے مطابق عائلی زندگی کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی اور انسانی مذاہب میں نہیں نظر آتا۔ اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کو باعث مودت اور رحمت بنایا ہے نہ کہ زحمت۔ اگر دونوں میاں بیوی میں نباہ نہ ہو تو ایک راستہ ضرور دیا ہے، مگر اس کو ناپسند عمل ٹھہرایا ہے۔

---

[1] الروم ۳۰:۲۱۔ Ar-Rum30:21

[2] البخاری، محمد ابن اسمعیل، الجامع الصحیح، باب صلح کا بیان، رقم الحدیث ۳۸۔

Al-bukẖāry, muḥamd bin asmāʿyl ,āljāmʿ al-ṣḥyḥ, bāb sulhu-ka-bayan, ḥadiṯ nmbr38.

بچوں پر اثرات کی نوعیت خاندان کے حالات کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے مختلف عناصر مل کر اس پر اثر انداز ہوتے ہیں جیسا کہ بچہ علیحد گی کے بعد ماں کے پاس رہ رہا ہے یا باپ کے ساتھ ،اس کے ماں یا باپ نے دوسری شادی کی یا نہیں ؟ بچے کے اپنے والدین میں سے کس کے ساتھ اچھے تعلق استوار ہیں۔ اگر بچہ والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ رہتا ہے تو دوسرے فریق (ماں باپ) کے ساتھ اس کے رابطے کی نوعیت کیا ہے ؟

اس لحاظ سے طلاق کے نتیجے میں مختلف عوامل مل کر بچے پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ہر بچہ کا رد عمل مختلف ہو سکتا ہے۔

Every child responds differently to a divorce and though divorce does put them at greater risk of emotional and social problems, these problems are not inevitable[3]

بچہ کی ذہنی فکری جسمانی اور اخلاقی تربیت بہت پیچیدہ اور مشکل کام ہے۔اس معاملہ میں کوتاہی یا غلطی بالکل غلط رخ پر لے جا سکتی ہے اور اس کا وجود پورے سماج کے لیے عذاب بن سکتا ہے طلاق کے بعد بچے کو اپنے حوالے سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کے لئے وہ اپنے والدین کی تربیت کا محتاج ہے جب والدین خود تضادات اوراختلافات کا شکار ہو جائیں تو بچے کی شخصیت کے تمام پہلو مسخ ہو کر رہ جاتے ہیں اور اس کی صلاحیتیں ابھرنے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ بچوں پر علیحد گیٔ والدین کے جو اثرات پڑتے ہیں ان میں سب سے پہلے ذہنی امراض کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

ذہنی اختلال: Mental disorder

ذہنی اختلال سے مراد وہ عوارض ہیں جو مزاج، سوچ اور رویے کو متاثر کرتے ہیں اس ذہنی بیماری میں depression ذہنی دباؤ anxiety ذہنی پریشانی اور مختلف قسم کے جسمانی اختلال پیدا ہو سکتے ہیں والدین کی علیحدگی کے بعد بچوں پر جو پہلا اثر پڑتا ہے وہ ان ذہنی بیماریوں کا ہے جس کی مزید اقسام ہیں۔

ذہنی دباؤ: Depression

جب بچہ ذہنی دباؤ کا شکار ہوتا ہے تو یہ اس کی زندگی کے نارمل طرز عمل میں مزاحم ہو جاتا ہے اور بچے اور سرپرست کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے ذہنی دباؤ ایک عام لیکن سنگین بیماری ہے۔

[3]www.divorce.USU.edu upload lesson 5(28/4/16)

پریشانی و بے چینی: Anxiety

پریشانی و بے چینی ذہنی دباؤ کے رد عمل کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ جب یہ خلاف عقل کی حد تک بے حساب ہو جائے اور روز مرہ کے حالات میں خوف واندیشہ پیدا کر دے تو ذہنی نااہلیت کا باعث بنتی ہے۔

نرگسیت: Sadness

نرگسیت، اداسی یعنی غم کو اپنے اوپر حاوی کر لینا اور مزاج میں ناخوشگواریت کا حد سے زیادہ دخل ہونا ہے۔ بچے علیحدگی کے بعد اگر مناسب حالات میں سمجھوتہ نہ کر پائیں تو وہ شدید قسم کی اداسی کا شکار ہو سکتے ہیں جو ان کی آئندہ سماجی تعلقات اور پر لطف زندگی گزارنے کی راہ میں حائل ہو سکتی ہے۔ یہ ایک جذباتی تکلیف ہے جو نقصان، غم، مایوسی، بے یارو مددگاری کی صورت میں طاری ہو جاتی ہے۔

تنہائی: Loneliness

والدین کی طلاق کے بعد بچہ اکثر خود کو اکیلا محسوس کرتا ہے اس لیے وہ تنہائی پسند ہو سکتا ہے۔ اس دوران سب کچھ پاس ہو کر بھی کچھ نہ ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ سانس لینے میں دشواری ہونا؛ بے حسی طاری ہونا؛ صبح کا وقت اچھا نہ لگنا اور رات کے اندھیرے کا سکون دینا ہے۔ انسان کسی کی محبت محسوس کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔

تساہل پسندی: Dullness

چیزوں کو سمجھنے کی اہلیت کا کمزور ہو جانا ہر چیز میں عدم دلچسپی، ذہانت میں کمی اکھڑ پن سب تساہل پسندی کی علامات ہیں۔ اپنے اوپر ایک بوجھ محسوس کرنا اور کسی کام کو کرنے میں سست روی کا مظاہرہ کرنا یہ بچوں کو متاثر کرتی ہے۔ طلاق یافتہ خاندانوں کے بچے سنگین منفی نفسیاتی اثرات کا سامنا کرتے ہیں۔

Children whose parents divorced in their childhood or adolescence were likely to be afflicted with emotional problems such as depression or anxiety well into their twenties or early thirties”[4]

مسلسل تنہائی میں رہنا بھی ان پر دیرپا اثرات چھوڑتا ہے۔

[4] www.children-and-divorce.com/child-physchology-divorce-html

They are more socially withdrawn and as a result, they feel lonelier not only right after the divorce but also 6 years later"[5]

والدین مضبوط حصار میں بچے کی پرورش کرتے ہیں، دونوں کی محبت و محنت سے بچوں کی ذہنی وجسمانی نشو نما ہوتی ہے ان میں سے ایک کا غیر حاضر ہونا بچے کو ذہنی بیماریوں میں مبتلا کر سکتا ہے۔

The absence of one of their parents can make the child feel extremely lonely"[6]

طلاق کے بعد جب تحویل کے مسائل سر اٹھاتے ہیں تو سب سے زیادہ تکلیف بچے کو ہوتی ہے۔ کبھی وہ ماں کے ساتھ اور کبھی باپ کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی اسے ایک کا ساتھ دینے پر آمادہ کیا جاتا ہے یہ سب بچوں کے لئے ذہنی دباؤ کا باعث بنتا ہے۔ یہی ذہنی دباؤ ان کو پریشانی و بے چینی کی طرف لے جاتا ہے اور ان کے معاملات زندگی متاثر ہو جاتے ہیں۔

As one outcome of divorce children often feel an increase in anxiety among other adjustments which can alter and influence their lives"[7]

طلاق کے بعد خاندانی ڈھانچے میں اچانک تبدیلی رونما ہوتی ہے اور بچے اس غیر یقینی صورتحال کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں ایسے خوفناک اور انجان ماحول میں بچے کی پریشانی بڑھ سکتی ہے کیونکہ وہ اچانک ہی گھر اور سکول کی مشغولیت سے نکال دیا جاتا ہے جس میں وہ رہتا ہے ایسی حالت میں بچے میں غم کے احساسات بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ جب بچہ عمر کے ابتدائی مراحل سے گزرتا ہے تو وہ اپنے اندر پیدا ہونے والے ان تمام احساسات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے جن کے ظاہر ہونے سے اسے احساس کمتری یا شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

Children may try to hide their intense feelings of sadness and anxiety which may result in difficulty expressing feelings"[8]

خوشنما تصوری: Fantasies

والدین کی علیحدگی کے بعد بچہ طلاق کی حقیقت کو تسلیم کرنے میں وقت لگا سکتا ہے اور اپنی ایک تصوراتی دنیا میں مگن رہ سکتا ہے جس میں ماما اور پاپا پھر سے ایک ساتھ رہنا شروع ہو جاتے ہیں وہ سمجھتا ہے والدین کا یہ جھگڑا عارضی ہے جب ان کی صلح ہو گی تو ہمارا خاندان پھر سے ایک ساتھ ہو گا۔ والدین میں سے کسی ایک سے بھی علیحدہ ہونا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اس لیئے وہ تکلیف سے بچنے کے لیئے خوشنما تصوریت کا جال بنتا ہے۔

---

[5] www.divorceform.org/psy.html(15-3-16)

[6] www.thelaboroflove.com/articles/emotional-effectsofdivorce-on-children(15-3-16)

[7] Faith jasinki, "The impact of divorce on anxiety in elementary-agedchildren,university of Wisconsin-stout aug-2003

[8] Nicole landucci, The impact of divorce on children, university of wisconsin-stout,Dec 2008-

فوبیا: Phobia

فوبیا بے چینی اور ذہنی اختلال کی ایک قسم ہے اس میں متاثرہ شخص کسی چیز یا حالات سے پختہ اور قائم ڈر یا خوف اپنے دل میں بٹھالیتا ہے اور اس چیز سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو بہت دور لے جاتا ہے حالانکہ وہ چیز اصل میں اتنی خوفناک نہیں ہوتی۔ بے مقصد چیز کے ڈر میں کچھ بھی شامل ہو سکتا ہے مثلاً حشرات سے ڈر، اونچائی سے ڈر، تیز ڈرائیونگ سے ڈر، سانپ سے ڈر وغیرہ شامل ہے۔ بہت سے بچے فوبیا کا شکار ہو کر اندھیرے سے ڈر سکتے ہیں اور رات کو سوتے ہیں وقت بھی لائٹ آن کر کے سوتے ہیں لیکن یہ فوبیا تب کہلائے گا جب اس کی نوعیت شدید قسم کی ہو گی۔

مایوس کن اظہار: Frustration

نفسیاتی اصطلاح میں مایوسی ایک جذباتی رد عمل ہے جو کوئی شخص اپنے مخالف پر ظاہر کرتا ہے۔ اپنی انفرادی مرضی کو پورا کرنے کے لئے حواس کی فراحمت سے پیدا ہوتا ہے اور اس کا تعلق غصہ سے ہے یہ ایک ایسا جزبہ ہے جو انسان میں اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ اپنے من چاہے نتائج تک پہنچنے میں ناکام رہتا ہے جب طلاق کے بعد بچہ اس ذہنی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ عصیلہ مزاج بن سکتا ہے۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی بجائے اس کو درمیان میں چھوڑ سکتا ہے جیسے کہ بچوں کا سکول سے بھاگنا، پڑھائی ترک کرنا وغیرہ اور اسی بنا پر اپنا اعتماد بھی کھو سکتے ہیں، دباؤ کا شکار ہو سکتے ہیں، اخلاقی برائیوں (مثلاً نشہ آور اشیا کے استعمال کا عادی ہونا) میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ خوراک اور وزن کے مسائل اور مجرمانہ روش کا شکار ہو سکتے ہیں وغیرہ۔

یکسوئی کے مسائل:Concentration Problems

عدم توجہی بھی ذہنی دباؤ کی ایک علامت ہے جب ذہنی دباؤ بڑھتا ہے تو چیزوں پر یکسوئی رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر اس پر قابو نہ پایا جائے تو سکول، گھر سماجی تعلقات سب متاثر ہوتے ہیں اس بیماری کو ADD یعنی Attention Deficit Disorder بھی کہتے ہیں۔ اس کی علامت چھ سے بارہ سال کے بچے میں ظاہر ہونا شروع ہوتی ہیں اور نتائج کے طور پر بچے کی سکول کی کارگردگی متاثر ہو سکتی ہے، یادداشت پر اثر پڑ سکتا ہے، جس کے نتیجے میں چیزوں کو یاد رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کسی کام سے جلد اکتا جانا، توجہ مرکوز نہ کر پانا کسی نئی چیز کو سیکھنے میں دقت محسوس کرنا، ہوم ورک مکمل کرنے میں تکلیف محسوس کرنا (پینسل کا پیاں یا کھلونے) گم کر دینا جو کام یا سرگرمیوں کے متعلق ہوتی ہیں، غور سے بات نہ سننا، بہت جلدی کنفیوز ہو جانا، کسی معمولی بات کو سمجھنے میں تاخیر کرنا ADD کی علامت ہے۔ علیحدگی کے بعد کا گھٹن زدہ ماحول بچے کو اس بیماری میں مبتلا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

کمزور حمیتی: Poor self-esteem

کمزور حمیتی انسان کا اپنے بارے میں خیال یا رائے ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو کتنی اہمیت دیتے ہو۔ آپ جو کام کرتے ہو، آپ نے جو حاصل کیا، آپ کی سوچ کہ لوگوں کی آپ کے متعلق کیا رائے ہے۔ آپ کے سماجی تعلقات اور معیار اور آپ کی آزادی کی حس اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی صلاحیت شامل ہیں۔

اگر آپ کی سوچ مثبت ہو گی تو آپ مضبوط حمیت کے مالک ہوں گے۔ آپ اپنے بارے میں کیا سوچتے ہو کیا عمل کرتے ہو اور کیا محسوس کرتے ہو اور دوسروں کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہو آپ زندگی میں کتنے کامیاب ہو یہ سب اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔اپنی ذاتی حالت پر مطمئن ہونا خود اعتمادی لاتا ہے اسی طرح اگر آپ کی سوچ اپنے بارے میں منفی ہو گی تو یہ کمزور حمیت کہلائے گی۔ حسد، پریشانی ذہنی دباؤ یا رشتوں کا ٹوٹنا اس کا باعث بنتا ہے ۔والدین کی علیحدگی کے بعد بچوں میں اپنے متعلق غلط تصور اور سوچ قائم ہو جاتی ہے وہ اپنے آپ کو دوسرے بچوں سے مختلف، کمزور اور کمتر خیال کرتے ہیں جو ان میں کمزور حمیت کا باعث بن سکتا ہے۔

طبعی عدم استحکام: Mood Disorder

طبعی عدم استحکام ایک ذہنی بیماری ہے جسے نفسیاتی اصطلاح میں Mood Disorder کہتے ہیں اس کی وجہ سے مزاج میں اچانک تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ جو ان تغیرات کا باعث بنتے ہیں۔ Bipolar Disorder, Post traumatic, Dysthymia,

یہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں بچہ دماغی جذباتی پن یعنی خبتی پن Mania اور سنگین ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔انسان کا مزاج کا اتار چڑھاؤ یعنی کبھی بہت سخت اور کبھی دھیما ہو جاتا ہے، کبھی وہ مایوسی اور اداسی کے درجے پر چلا جاتا ہے اور کبھی دوبار اپنے نارمل موڈ میں آجاتا ہے۔ خبتی ہونے کی صورت میں انسان زیادہ، باتونی، چالاک، ہوشیار اور بہت پرجوش ہو سکتا ہے۔اس صورت میں اسکی سوچ، فیصلہ کرنے کی قوت اس حد تک متاثر ہو سکتی ہے جو اس کے لئے سنگین مسائل پیدا کر دے، خبطی پن مختلف علامات کا امتزاج ہے جس میں شدید فرحت، چڑ چڑا پن، نیند کی کمی، خیالات کا بے ہنگم ہونا اور زیادہ بولنا غلط فیصلہ کرنا اور غیر مناسب سماجی رویہ شامل ہے۔

The loss of security can provoke a wide range of emotions, from sadness to anger from depression to mania"[9]

علیحدگی کے بعد جب بچے اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرتے ہیں تو ان کا یہ احساس تباہ کن ہو سکتا ہے جو اداسی اور ذہنی دباؤ سے بڑھ کر کسی نفسیاتی بیماری میں مبتلا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

مسلسل ذہنی دباؤ: Dysthymia

مسلسل ذہنی دباؤDysthymia کو نفسیاتی اصطلاح میںPersistent depressive disorder بھی کہتے ہیں یہ شدید ڈپریشن کے نتیجے میں ہوتی ہے جس میں انسان اپنے روزمرہ معاملات سے دلچسپی ختم کر دیتا ہے۔ ناامیدی بیکاری کمزور حمیت اور احساس کمتری پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ احسانات سالہا سال رہ سکتے ہیں اور روزمرہ سرگرمیوں،، کام اور رشتوں میں خلل کا باعث بن سکتے ہیں۔ خوشیوں کے لمحات سے لطف اندوز ہونا مشکل کا باعث بن سکتا ہے۔

Post-Traumatic Stress Disorder (PTSD)

یہ ذہنی اختلال ایک ایسی ذہنی کیفیت ہے جو ایک خوفناک حادثے سے شروع ہوتی ہے (پیدا ہوتی ہے) یا تو اس واقعے کا خود تجربہ ہوا ہو یا آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہو۔ اس واقعے کے متعلق لامحدود خیالات کا پیدا ہونا، برے خواب اور شدید بے چینی اس کی علامات ہیں۔ بہت سے لوگ کسی حادثے یا واقعے سے سمجھوتہ کرنے اور اس کا مقابلہ کرنے میں وقت لیتے ہیں لیکن اگر وہ اس پر قابو نہ رکھ سکیں توPTSD میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ طلاق کے بعد بچوں کا خاندان کو بکھرتے دیکھنا اور ماں باپ سے دوری کے حادثے کو برداشت نہ کر پانا اس بیماری میں مبتلا کر سکتا ہے۔

بدخوابی: Nightmares

یہ ایک ایسا خواب ہے جس کے نتیجے میں بہت زیادہ میں خوف، ہیبت، مایوسی اور انتہائی بے چینی واقع ہو اور نیند سے بیدار کر دے۔ بہت سے برے خواب ہماری روزمرہ زندگی کے دباؤ کے رد عمل کے طور پر آتے ہیں۔ بدخوابی ذہنی اختلال اور بیماری کی ایک قسم تب بنتی ہے جب یہ سماجی، کاروباری اور دوسرے معاملات میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔ بے چینی، دباؤ اور کسی اپنے کا جدا ہو جانا یا زندگی کا بہت بڑا حادثہ بدخوابی کا سبب بن سکتا ہے۔ بچوں کے لئے والدین کا علیحدہ ہونا کسی حادثے سے کم نہیں ہوتا لہٰذا وہ اس بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

[9] www.the laber of love.com/articles/emotional-effects of-divorce on-children (15-3-16)

انحصار پسندی کا عارضہ: Dependent Personality Disorder

علیحدگی کے بعد بچوں میں خود انحصاری کا جذبہ کم ہوتا ہے وہ اپنے تمام معاملات میں دوسروں کے مشوروں اور اطمینان دلائے بغیر فیصلے کرنے کی قوت نہیں رکھتے۔ ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے دوسروں کی مدد کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جب تنہا ہوں تو بے سکون اور بے یارو مددگار محسوس کرتے ہیں اور کسی شخص کے چھوڑ جانے والے غیر حقیقی خوف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ اختلال اکثر بلوغت کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔

خود داستر ادی: Rejection

جذباتی خود استر ادی ایک ایسا احساس ہے جس کا تجربہ کسی شخص کو تب ہوتا ہے جب وہ اپنی خواہش کے مطابق کچھ حاصل نہیں کر پاتا اور مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ استر ادی کیفیت کسی رومانوی رشتے یا ملازمت کسی بھی قسم کی ہو سکتی ہے۔ جو شخص اس کا تجربہ کر رہا ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو مثبت جذبات سے الگ کر لیتا ہے۔ اداسی، مایوسی، دباؤ اور بے چینی اس شخص کے گرد گھیر اڈال لیتی ہے۔ جب کسی شخص پر جسمانی تشدد کیا جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ممکنہ خطرے سے بچانے کے لئے دور ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح ہم جب جذباتی طور پر تکلیف پہنچنے سے ڈرتے ہے تو اپنے آپ کو اندرونی طور پر بچانے کی کوشش کرتے ہے جس طرح کوئی شخص حملے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو شخص خود استر ادی کا شکار ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو اپنے ہمدرد دوستوں اور خاندانوں سے دور کر لیتا ہے۔ جب بچہ والدین کی علیحدگی کے بعد اپنے آپ کو کسی ایک کے حوالے سے دیکھتا ہے تو اس کے دل میں خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ دوسرا فریق بھی مجھے چھوڑ نہ دے اسکا یہ خوف اسکے اندر استر ادی کیفیت پیدا کر سکتا ہے۔

اعصابی تناؤ: Stress

تمام اعصابی تناؤ بری چیزوں کی بدولت نہیں ہوتے بلکہ یہ اچھی چیزوں کی وجہ سے بھی ہو سکتے ہے۔ یہ سب ایک شخص کے سوچنے کے انداز پر انحصار کرتا ہے کہ وہ کسی چیز کو اعصابی تناؤ کی وجہ بناتا ہے جبکہ دوسرے لوگوں کے لئے وہ تناؤ کی وجہ نہیں ہوتی ہمارا تناؤ کی طرف رد عمل ہماری ذہنی وجسمانی صحت پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ہماری ذاتی اور پیشہ وارانہ زندگی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ زوجین کی علیحدگی کے بعد بچہ ماں یا باپ میں سے کسی ایک یا دونوں سے محروم ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ اعصابی تناؤ کی صورت میں نکل سکتا ہے جو مختلف ذہنی وجسمانی بیماریوں کا پیش خیمہ بنتا ہے۔

مخالفانہ استر ادی رویہ: Oppositional Defiant Disorder (ODD)

بچہ سکول جانے کی عمر میں اس کی کیفیت کا شکار ہو سکتا ہے جو مختلف طرح کے رد عمل کے طور پر سامنے آسکتی ہے مثلاً اس کا مزاج ہر وقت غصیلہ اور چڑچڑاہو، اپنے بڑوں کے ساتھ مخالفانہ رویہ اپناتے ہوئے بحث کر کے ،نافرمانی کرے لوگوں پر بلاوجہ غصہ کر کے اور اپنے قصور کاالزام کسی اور کو دے اکثر چھ ماہ کے دوران کینہ پروراور انتقامی رویہ اپنائے۔ یہ سب علامات بچہ پہلے گھر میں دیکھنا شروع کر تا ہے بعد میں سکول میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں طلاق کے حادثے کے بعد بچہ اس ذہنی بیماری میں مبتلا ہو سکتا ہے وہ اپنے والدین کے سامنے بد معاشی اطوار اور عداوت جیسے رد عمل ظاہر کر سکتا ہے اور ان کی نافرمانی کارد عمل ظاہر کر سکتا ہے یہ سب اس ماحول کی بدولت ہو تا ہے جو علیحد گی کے بعد بچوں کو میسر آتا ہے۔

غصہ: Anger

غصہ آنانارمل بات ہے اور یہ ایک صحت مند جذبہ ہے جس کا ہم سب اپنی روز مرہ زندگی میں تجربہ کر سکتے ہیں۔ لیکن جب غصہ حد سے بڑھ جائے، قابو سے باہر ہو جائے تو یہ ہمارے گھر میں اور کاموں میں مسائل کا موجب بنتا ہے کوئی بھی جذباتی حادثہ دردو غم کا باعث بنتا ہے اور یہی تکلیف و درد غصے میں تبدیل ہو جاتا ہے اور یہ غصہ، چڑاچڑاپن، طیش، دباؤ، غیظ وغضب، پچھتاوا، عدم اعتماد اور دوسرے منفی رویوں کا باعث بنتا ہے۔ طلاق شدہ خاندان کا بچہ مسلسل ذہنی دباؤاور جذباتی بحران کا شکار ہو تا ہے اس کے اندر سے اٹھنے والے منفی جزبات آخر کار ایک الاؤ کی شکل اختیار کر سکتے ہیں اور حد سے باہر ہونے والے غصے کا باعث بن سکتے ہیں۔

فراریت: Escapism

فراریت ایک ذہنی انحراف ہے۔ اضطراب اور ناخوشگوار حقائق سے بھاگ کر سکون حاصل کرنا ہے اور اس مقصد کے لئے ایک شخص مختلف دلچسپیا ں اور خیالی دنیا سے لگاؤپیدا کر تا ہے۔ فراریت وقتی طور پر ہو تو زیادہ بری چیز نہیں لیکن اپنے آپ کو بیکار مشاغل میں اتنامصروف کر لینا کہ اصل زندگی کی ہوش نہ رہے تو اس صورت میں یہ خطرناک نفسیاتی بیماری بن جاتی ہے۔ والدین کی علیحد گی کے واقع کو فراموش کرنے کے لئے بچہ اپنے آپ کو سماجی لا تعلق کا شکار کر لیتا ہے اور حقیقی زندگی سے فراریت اختیار کر سکتا ہے۔

جارحانہ مزاجی: Aggressive

نفسیاتی اصطلاح میں جارحانہ رویے سے مراد طبعیت کا ایسا رحجان ہے جو اپنے آپ کو، دوسروں کو اور ماحول کو نقصان پہنچانے کا سبب بن سکتا ہے خواہ وہ نقصان جسمانی ہو یا ذہنی، جذباتی ہو یا زبانی، والدین کی علیحدگی کے بعد بچہ اپنا غصہ اور نفرت یا ڈر و تکلیف کے اظہار کے طور پر جارحانہ رد عمل کر سکتا ہے یہ وقتی طور پر بھی ہو سکتا ہے اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بھی۔

جھجک: Shyness

والدین کی علیحدگی کے بعد بچہ عدم توجہی اور محبت میں کمی محسوس کرتا ہے جو اس کے رویے میں جھجک اور شرمیلا پن پیدا کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ ایسے بچے کوئی بھی نیا کام کرنے، نئے لوگوں سے ملنے، دوست بنانے اور سماجی تعلقات بحال کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہے۔ بچے کے لئے خود بھی یہ ایک دردناک جذبہ ہوتا ہے اور اس کی زندگی پر منفی اثرات ڈالتا ہے بچہ کمزور حمیت اور عدم اعتمادی کا شکار ہو سکتا ہے۔ سکول میں بھی یہ جھجک آڑے آتی ہے وہ اپنے استاد سے کچھ پوچھنے میں ہچکچاتا ہے اور تعلیمی میدان میں پیچھے رہ جاتا ہے۔

باغیانہ روش: Rebellious

باغیانہ رویہ اپنی ذاتی دلچسپی کے خلاف بھی ہو سکتا ہے، بچپن کی دلچسپیاں، سرگرمیاں اور رشتے رد کرنے پر اپنے نفس کو آرام پہنچایا جاتا ہے اور ذاتیات کو نقصان پہنچانے والا رویہ، قانون کی خلاف ورزی سکول کا کام کرنے سے انکار کرنا یہاں تک کہ اپنے آپ کو جسمانی نقصان پہنچانے سے یعنی گریز نہ کرنا اس کا رد عمل ہو سکتا ہے اس کا آغاز ۹ سال کی عمر سے ہوتا ہے اور ۲۳ سال کی عمر میں آخری سٹیج پر پہنچتا ہے۔ طلاق شدہ خاندان کے بچے اپنے آپ کو آزاد تصور کرتے ہیں اور کسی قسم کی پابندی کا سامنا نہیں کرنا چاہتے۔ وہ باغیانہ روش اپنانے میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

غیر مستقل مزاجی: Disruptive Behavior Disorder

DBD کے آثار غضبیت، جسمانی جارحانہ پن جیسے کے دوسرے بچوں پر حملہ کرنا، حد سے بڑھتی ہوئی بحث، چوری، جھوٹ اور اس طرح کی دوسری مخالفانہ روشن اپنانے کی صورت میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ ذہنی اختلال [ODD] اور [CD] اکثر سکول میں اور گھر میں بچوں کی سرگرمیوں میں تبدیلی سے ظاہر ہوتے ہیں بچوں کا مخالفانہ رویہ ان کو سماجی زندگی گزارنے میں مشکل پیدا کر دیتا ہے والدین کی علیحدگی کے بعد بچوں میں تربیت میں کمی، اور الجھا ہوا گھریلو ماحول DBD کا باعث بن سکتا ہے۔

بچپنا: Immaturity

جب پانچ سال کی عمر سے پہلے بچوں کو والدین کی طلاق کا تجربہ ہو تو وہ خاص طور پر جذباتی تصادم کے لئے حساس ہو جاتے ہیں وہ علیحدگی کے وقت والدین سے چمٹتے ہیں اور بیماری کی صورت میں کوئی جسمانی رد عمل ظاہر کرسکتے ہیں۔ دوسری عادات جو چھوٹے بچوں میں نظر آتی ہیں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ بڑے بچے والدین سے چپکنے کی بجائے گھریلو زندگی سے دور بھاگتے نظر آتے ہیں کہیں بھی دوستی تلاش کرتے ہیں۔ اگر طلاق کے وقت بچوں کی عمر ۱۲ سے ۱۵ سال کے درمیان ہو تو وہ مختلف طریقے میں سے کسی ایک طریقے پر رد عمل ظاہر کرتے ہیں (بلوغت کی طرف جانے) بڑے ہونے کی کوشش سے گریز کرتے ہیں یا پھر جلدی بلوغت کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں۔[10]

یہ نفسیاتی امراض مختلف علامات سے ظاہر ہوتے ہیں اور بچے کی طبعیت میں تبدیلیاں رونما ہوسکتی ہیں خوشگوار خاندان کے بچوں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو یہ واضح محسوس کرسکتے ہیں۔

Behavioral Problems from single parent families are for worse than in unhappy married families"[11]

لڑکوں میں لڑکیوں کی نسبت جارحانہ پن زیادہ دیکھا گیا ہے۔

A number of researchers also found that children of divorce, especially boys, were more aggressive"[12]

کوئی بھی ماں اور باپ کی کمی کو پورا نہیں کر سکتا۔ والدین کی علیحدگی کی صورت میں بچہ جس تکلیف کا سامنا کرتا ہے اس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اگر ماں حالات و واقعات کی صورت میں نفسیاتی امراض کا شکار ہو تو ایسی صورت میں بچوں پر منفی اثرات زیادہ تیزی سے پڑتے ہیں۔ اگر باپ علیحدگی کے بعد بھی اپنی ذمہ داریاں نبھاتا رہے اور اپنے بچے کی زندگی میں باپ کا کردار مثبت انداز سے ادا کرے تو منفی اثرات کم ہوسکتے ہیں۔ جب والدین علیحدگی اختیار کرتے ہیں تو بچے پریشان ہوتے ہیں کہ اب ان کی دیکھ بھال کون کرے گا وہ اپنی معصوم سوچ رکھتے ہیں اور خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ کہیں ان کو بھی طلاق نہ دے دی جائے اور والدین ان کو چھوڑ نہ دیں۔[13]

[10] Mari's/publications/research-synthesis, "The effects of divorce on children" jan, 11 2012 (14-3-16)
[11] www.divorce reform.org/psy.htmal(15-5-16)
[12] www.divorce reform.org/psy.htmal(15-5-16)
[13] www.mediate.com/articles/pych.cfm(16-5-16)

بچے والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ یا دونوں کے ساتھ برا تصور قائم کر لیتے ہیں اپنے غصہ اور نفرت کا اظہار اپنے ہم عصروں؛بہن بھائیوں یا والدین سے کر سکتے ہیں۔ جس کو وہ قصوروار سمجھتے ہیں اس کے خلاف نفرت و دشمنی کے جذبات پیدا کر سکتے ہیں اور یہی دشمنی ان کو ڈپریشن میں مبتلا کر سکتی ہے۔[14]

والدین کی علیحدگی کے بعد بچے کو کسی ایک کی جدائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض حالات میں والدین میں سے دونوں شادی کر لیتے ہے اور بچہ کو نانی یا دادی اپنی پرورش میں لے لیتی ہے ایسی صورتحال بچے کو شدید تنہائی میں مبتلا کر سکتی ہے۔

Children of Divorce parents behave impulsive and irritable. They are more socially withdrawn and as a result, they feel more lonely, insecure, anxious and anxious. Not only right after the divorce, but also 6 years later"[15]

ایک بچے کو طلاق کے مستقل ہونے کے بارے میں مطمئن کرنا مشکل ہوتا ہے وہ اپنی خیالی دنیا میں رہنا شروع ہو جاتا ہے کہ ماما اور پاپا پھر ایک دن مل کر رہیں گے وہ اپنے درد اور نقصان کو کم کرنے کے لئے امید کی کرن کا سہارا لیتا ہے لیکن بالغ افراد اس ناخوشگوار تبدیلی کو جلد قبول کر لیتے ہے جب کے چھوٹے بچہ کا ردعمل پریشان کن ہوتا ہے اسکی زندگی خوفناک سوالات سے بھر جاتی ہے۔

بچے اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرنے لگتے ہیں ان کا یہی ڈر انہیں محسوس کرواتا ہے کہ ابھی وہ بہت چھوٹے ہیں اس لئے وہ چمٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ بدخوابی کی کیفیت میں مبتلا ہو سکتے ہے اور والدین کی نافرمانی کا اظہار کر سکتے ہیں یہ رویہ ماں یا باپ کسی ایک کی جدا ہونے پر واقع ہوتا ہے۔ طلاق شدہ خاندانوں کے بچے زیادہ جذباتی مسائل اور منفی احساسات کا شکار ہوتے نظر آتے ہیں۔ اور ان کی نفسیاتی حالت بھی متحد خاندانوں کی نسبت کم تر ہوتی ہے۔ والدین مل کر بچوں کو ذہنی و جسمانی طور پر پروان نہ چڑھا پائیں تو وہ معاشرے میں اپنا مقام بنانے کے لئے بہت جدوجہد کرتے نظر آتے ہیں۔

جسمانی امراض:

والدین کی علیحدگی کے نتیجے میں بچوں پر سب سے پہلے نفسیاتی اثرات ذہنی سطح کے ہوتے ہیں جو ردعمل کے طور پر جسمانی تکلیف کی صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ وہ بچے جو والدین کی علیحدگی کی صورت میں ان کی آپس کی دشمنی کا شکار ہوتے ہیں اور تحویل کے مسائل کے دور سے گزرتے ہیں۔ گھر کا ماحول

[14]www.mediate.com/articles/psych.cfm(16-5-16)
[15]www.children-and-divorce.com/child-psychology-divorce-html(9-4-16)

،سکول دوستوں کا بدل جانا ان کے لئے بے چینی کا سبب بنتا ہے وہ نفسیاتی بیماریوں کے علاوہ جسمانی امراض کا بھی شکار ہو سکتے ہیں۔ایسے بچوں میں توجہ مرکوز کرنے کے مسائل تعلیمی قابلیت کا کم ہونا، غصہ، نیند کے مسائل،بستر گیلا کرنا اور پیشاب کے مسائل دیکھے گئے ہیں۔[16]

جو بچے متحد خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان کی صحت منتشر خاندان کے بچوں کی نسبت بہت بہتر ہے وہ کم بیمار پڑتے ہیں اور اگر بیمار پڑ جائیں تو بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہے۔طلاق یافتہ خاندان کے بچوں کو جسمانی مسائل کا تجربہ ان کو زندگی میں بڑھتے ہوئے دباؤ،بے چینی،جذباتی غیر محفوظ ہونے کے سبب ہوتا ہے۔ان کو صحت کی سہولیات بھی کم میسر آتی ہیں جس کی وجہ سے اکثر چھوٹے بچوں کی اموات بھی ہو سکتی ہیں۔

عمر کے لحاظ سے اثرات:

والدین کی علیحدگی کے اثرات بچوں پر عمر کے لحاظ سے مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں وہ اپنی عمر کے لحاظ سے مختلف طرح کے رد عمل ظاہر کرتے ہیں جن سے ان کے ذہنی دباؤ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

شیر خوار بچے /چلنے والے بچے: Infants and toddler

عمر کے شروعاتی دور میں والدین کی علیحدگی بہت سے منفی اثرات کا باعث بنتی ہے کیونکہ اس وقت بچہ اپنے احساسات کو بیان کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ شیر خوار اکثر اپنے سرپرست کے جذباتی رد عمل کے لحاظ سے متاثر ہوتے ہیں۔ماں یا باپ جو خود دباؤ کا شکار ہوں وہ اپنے بچے کی پرورش اور اس سے بات چیت کے دوران اپنے جذبات منتقل کرتے رہتے ہیں۔ایسے بچے بے خوابی کے امراض،Toilet training اور کھانے میں بے اعتدالی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔کسی نئی چیز میں مہارت حاصل کرنے میں سست روی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ جس کی وہ تحویل میں ہوں الگ ہونا مشکل خیال کرتے ہیں اور جذباتی ہونے کی وجہ سے ان کے مزاج میں غصہ نمایاں ہوتا ہے۔

تین سے پانچ سال کے بعد:

اس عمر میں بچے جذباتی نشوونما کے ابتدائی دور میں ہوتے ہیں اور ارد گرد کے ماحول کو زیادہ اچھے طریقے سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ایسے بچے جب دباؤ کا سامنا کرتے ہیں تو عدم تعاون کا مظاہرہ کرتے ہیں،اپنے آپ سے کھیلنا چاہتے ہیں اور دوسروں سے کم گھلتے ملتے ہیں۔زیادہ توجہ کے طالب ہوتے ہیں اور اپنے سے بڑے لوگوں کے قریب رہنا ان کو پسند ہوتا ہے۔اس عمر میں بچے علیحدگی والدین کا سامنا کریں تو اکثر اس کا ذمہ دار خود کو ٹھہراتے ہیں کہ یہ

[16] www.mediate.com/articles/psych.cfm(16-5-16)

ان کا قصور ہے کہ ان کے ماں باپ ساتھ نہیں رہتے۔ ایسے بچے ماں یا باپ کے ساتھ ملاقات کے دوران پریشانی کا مظاہرہ کرسکتے ہیں۔ رد عمل کے طور پر وہ کھلونے خراب کرتے، جان بوجھ کر toilet training میں خطا کرنے اور انگھوٹھا چوسنے immaturity دوسروں کو پریشان کرنے، تصوراتی کہانیاں بنانے میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ اس عمر میں بچے رات کو سونے کے وقت پریشانی دکھاسکتے ہیں یا اکثر جاگتے رہنے کی بیماری میں مبتلا ہوسکتے ہیں وہ اس خوف میں مبتلا ہوسکتے ہیں کہ والدین میں سے کوئی اسے چھوڑ نہ دے۔ ان کے مزاج میں چڑچڑپن آسکتا ہے اور وہ جارحانہ رویے کا مظاہرہ کرسکتے ہیں۔

چھ سے آٹھ سال کے بچے:

چھ سے آٹھ سال کے بچے تغیرات سے نپٹنے کے قابل ہو جاتے ہیں، متأسف ہوتے ہیں۔ غیر حاضر ماں یا باپ کے بارے میں سوچ کر اور ان سے ملنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ اس عمر میں بچے طلاق کا الزام خود کو نہیں دیتے لیکن والدین پھر ایک ہو جائیں ایسے خواب بننے میں لگے رہتے ہیں۔ استرادی احساسات ان پر حاوی ہوسکتے ہیں سرایت کر جانے والی نرگسیت کے حامل ہوسکتے ہیں۔ انجانے واقعات سے خوفزدہ رہنا، رونا اور منتشر تعلقات کا شکار ہو جانا بھی اس عمر کے بچوں میں دیکھا جاسکتا ہے بچے کے مزاج میں اتار چڑھاؤ اور غیر منظم رویہ پیدا ہو سکتا ہے۔

نو سے بارہ سال کے بچے:

یہ ایک ایسی عمر ہے جس میں بچے تیزی سے نشو نما پا رہے ہوتے ہیں اور پائیداری و استحکام کے لئے اپنے والدین پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ غیر حاضر والد یا والدہ جسے وہ طلاق کا قصور وار سمجھتا ہے اس پر غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ اپنے والدین کی علیحدگی کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور ماں یا باپ میں سے کسی ایک کا ساتھ دینے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ بہت سے جسمانی امراض میں مبتلا ہونے کا خدشہ لاحق ہو سکتا ہے جیسے سر درد، معدہ کا درد وغیرہ۔ اس عمر میں بچے اپنے احساسات چھپانے کے لئے ضرورت سے زیادہ ہوشیاری کی اداکاری کرسکتے ہیں وہ اپنے اس احساس کو بھلانا یا نظر انداز کرنا چاہتے ہیں کہ وہ طلاق یافتہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسرے بچوں سے مختلف ہوتے ہیں۔

بلوغت / بالغ افراد:

والدین کی علیحدگی بلوغت کے دوران بچوں کو نشو نما کے مختلف مسائل سے دوچار کر دیتی ہے اس عمر میں جنسیت کے بہت سے پہلوؤں کے متعلق ان کو ہدایت و ترکیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچے اور بچیاں صحیح ہدایات نہ ملنے کی وجہ سے غلط صحبت کا شکار ہوسکتے ہیں اور بہت سی اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو

سکتے ہیں وہ آزاد خیالی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو اپنے والدین کے ہمسر سمجھتے ہیں۔اپنی ایک الگ دنیا اور مستقبل بنانے کی فکر میں ہوتے ہیں۔دکھ اور بے چینی کی کیفیت اس عمر میں ذہن پر غالب ہوتی ہے وہ اپنے اعصاب کو تھکا ہوا محسوس کرتے ہیں اور اپنے بچپن کے خاندانی نقصان پر غمگین ہوتے ہیں۔

نتیجہ بحث:

عائلی زندگی انسانی بقاء کی ضامن ہے اور اسلامی شریعت کے مطابق عائلی زندگی کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی اور انسانی مذاہب میں نہیں نظر آتا۔اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کو باعث مودت اور رحمت بنایاہے نہ کہ زحمت اگر دونوں میاں بیوی میں نباہ نہ ہو تو ایک راستہ ضرور دیاہے، مگر اس کو ناپسند عمل ٹھہرایاہے۔ بچہ کی ذہنی فکری جسمانی اور اخلاقی تربیت بہت پیچیدہ اور مشکل کام ہے۔اس معاملہ میں کوتاہی یا غلطی بالکل غلط رخ پر لے جا سکتی ہے اور اس کا وجود پورے سماج کے لیے عذاب بن سکتاہے طلاق کے بعد بچے کو اپنے حوالے سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتاہے جس کے لئے وہ اپنے والدین کی تربیت کا محتاج ہے جب والدین خود تضادات اور اختلافات کا شکار ہو جائیں تو بچے کی شخصیت کے تمام پہلو مسخ ہو کر رہ جاتے ہیں۔

سفارشات و تجاویز:

ا۔ دونوں فریقین (میاں بیوی) کی حتی الامکان باہمی صلح کی کوشش کو یقینی بنایا جائے۔باہمی رنجشوں کو دور کیا جائے۔

۲۔ خدانخواستہ علیحدگی کی صورت میں دونوں فریقین (میاں بیوی) کو بچوں کے سامنے اپنی باہمی نزاع کو کبھی بھی بیان نہیں کرنا چاہیے بلکہ ایک دوسرے کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرنا چاہیے۔

۳۔ بچوں کو کبھی بھی محسوس نہیں ہونے دینا چاہیے کہ ان کے والدین آپس میں ناراض ہیں۔

۴۔ اسلامی شریعت کے مطابق معاشرتی، معاشی، اخلاقی، حکومتی، غرض ہر سطح پر طلاق جیسے مسئلہ کی روک تھام کی حتیٰ الامکان کوشش کی جائے۔

۵۔ شادی کو والدین کی رضا میں بہتر سمجھا جائے نہ کہ فرینڈ شپ کی بناپر کیونکہ والدین کی رضا میں اللہ کی رضا ہے۔